



سوال

(426) دماغی عارضہ کی وجہ سے روزہ چھوڑنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میری ایک بیٹی جس کی عمر تیس سال ہے، اس کے بچے بھی ہیں، مگر وہ عقلی طور پر بیمار ہے، پچھڑوں میں سال سے اسے یہ عارضہ ہوا ہے۔ پہلے اسے یہ عارضہ کچھ وقت کے لیے ہوتا تھا اور پھر وہ ٹھیک ہو جاتی تھی، اور اب کی بار خلاف عادت ایسے ہوا ہے کہ تین ماہ ہونے کو آئے ہیں کہ وہ اس میں مبتلا ہے۔ نماز تو کیا، وہ وضو بھی ٹھیک طرح سے نہیں کر سکتی، سوائے اس کے کہ کوئی اس کو بتلاتا رہے تو کچھ کر لیتی ہے۔ اب رمضان آیا ہے تو اس نے ایک روزہ رکھا اور وہ بھی کوئی ٹھیک طرح سے نہ تھا، پھر اس کے بعد اس نے کوئی روزہ نہیں رکھا۔ براہ مہربانی مجھے اس بارے میں رہنمائی فرمائیں کہ میرے ذمے کیا ہے اور اس پر کیا واجب ہے جبکہ میں اس کا ذمہ دار ہوں؟ جزاکم اللہ خیرا

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اس عورت کی جو حالت آپ نے بیان کی ہے اگر فی الواقع ایسی ہی ہے، تو اس پر کوئی نماز روزہ واجب نہیں ہے، نہ ابتداء فرض ہے اور نہ پھر اس کی کوئی قضا، جب تک کہ وہ اسی صورت حال سے دوچہر رہے۔ اور آپ ولی امر پر بھی کچھ نہیں ہے، سوائے اس کے کہ اس کی خدمت کرتے رہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

”تم میں سے ہر شخص ذمہ دار ہے، اور ہر شخص اپنے زیر سر پرستی لوگوں کے متعلق پوچھا جائے گا۔“ (صحیح بخاری، کتاب الجمعة، باب الجمعة فی القرى والمدن، حدیث: 853 و صحیح مسلم، کتاب الامارة، باب فضیلة الامام العادل، حدیث: 1829 و سنن ابی داود، کتاب الخراج والفتی والامارة، باب ما یلزم الامام من حق الرعیة، حدیث: 2928)

اور اگر وہ بعض اوقات میں اس مرض سے آفاقہ میں ہو اور اپنے فہم و شعور میں ہو تو اس وقت کی نماز اس پر فرض ہوگی، اور اسی طرح رمضان کے ایام میں جب وہ صحیح سلامت اور باشعور ہو تو روزہ اس پر فرض ہوگا، جتنے دن وہ صحت مند رہے۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

احکام و مسائل، خواتین کا انسائیکلو پیڈیا



مجلس البحث والدراسات
الاسلامية
محدث فتوى

صفحه نمبر 344

محدث فتویٰ